ہفتہ وار رسالہ: 220
WEEKLY BOOKLET-220

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

امیرِ اہلِ سنّت سے عورتوں کے بارے میں سوالات

صفحات 17

- عورتوں کا واٹس ایپ استعمال کرنا کیسا؟ 03
- "10 بیبیوں کی کہانی" کی شرعی حیثیت 14
- اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگانا کیسا؟ 08
- نامحرم کی چھینک اور سلام کا جواب 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے عورتوں کے بارے میں سوالات

دعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے عورتوں کے بارے میں سوالات" پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنے گھر کی خواتین کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دینی احکامات پر عمل کروانے کی توفیق عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک اسلامی بھائی تھا، مرنے کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہنے لگا: میں حدیث لکھتا تھا جب بھی شاہِ خیرُ الْاَنام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ذِکرِ خیر آتا میں ثواب کی نیّت سے "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھتا، اسی عمل کی بَرَکت سے میری مغفِرت ہو گئی۔ (القول البدیع، ص463)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غیر مَحرم کے ساتھ بھائی بہن کا رِشتہ بنانا کیسا؟

سوال غیر مَحرم کے ساتھ مُنہ بولے بھائی بہن کا رِشتہ بہت جلدی قائم ہو جاتا ہے، اگر اِصلاح کی نیّت سے سمجھایا جائے کہ ایسا کرنا مُناسِب نہیں ہے تو جواب ملتا ہے کہ یہ تو میرے بیٹے جیسے ہیں، یا یہ تو میرے بھائی جیسے ہیں کیا اِسلام میں اِس طرح غیر مَحرم سے بھائی بہن کا

رِشتہ بنانا جائز ہے؟

جواب غیر مَحْرم کو بھائی یا بہن بنانے کی ضرورت نہیں ہے، قرآنِ کریم نے ویسے ہی بنا دیا ہے۔ چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (پ26، الحجرات:10) ”ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔“ تو یُوں ہر مسلمان عورت مسلمان مَرد کی بہن ہے، لیکن چُونکہ نامَحْرم ہے اِس لئے پَردہ فرض رہے گا (فتاویٰ رضویہ، 22/240 ماخوذاً) اور اگر مُنہ بولے بھائی بہن بن بھی گئے تب بھی پَردہ ختم نہیں ہو گا۔ مُنہ بولے بھائی بہن بنانے کا نقصان یہ ہو گا کہ بے تکلفی اور بد نِگاہی بڑھے گی اور ”نہ ہونے کا ہو جائے گا۔“ عورت کے لئے قرآنِ کریم میں یہ حکم ہے کہ وہ غیر مَرد سے ایسی نَرم اور لوچ دار گفتگو نہ کرے جس سے دِل کا روگی اور گندے ذِہن والا للچائے۔[1] اِس لئے عورت کو چاہیے کہ غیر مَرد سے بات کرنی پڑے تو ایسی آواز رکھے جس میں نَرمی اور لچک نہ ہو، بلکہ بِالکل سادہ اور نارمل ہو، نہ مسکرائے، نہ ہنسے اور نہ ہی ایسی لفٹ دے کہ جس سے اگلا آزمائش میں مبتلا ہو۔ البتہ ایسا انداز نہ ہو کہ سامنے والے کو غصّہ آجائے اور وہ جھگڑا کرنے لگے۔ اب تو وطنِ عزیز پاکستان میں بھی حالات بہت خراب ہیں۔ کسی نامَحْرم کو آنٹی (Aunty)، کسی کو اَنکل (Uncle) اور کسی کو Sister (یعنی بہن) بنا رکھا ہے۔ شاذو نادِر کوئی گھر ہو گا جہاں شرعی پَردہ ہو۔ دیور اور بھابھی ہر جگہ ”چھوٹا بھائی اور بڑی بہن“ کے نام سے رہ رہے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح بہنوئی اور بیوی کی بہن میں بھی کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ ایک ہی دفتر اور فیکٹری میں He اور She (یعنی مرد و عورت) جمع ہوتے ہیں اور بے پَردہ مِل کر کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اب تو Sales girls (یعنی سامان بیچنے کی مُلازمت کرنے والی عورتیں) بھی آچکی ہیں اور بسوں میں کنڈکٹر (Conductor)

[1] ... اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ (پ22، الاحزاب:32)
ترجَمۂ کنزالایمان: اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے، ہاں اچھی بات کہو۔

www.dawateislami.net

کے طور پر عورتیں کام کرنے لگی ہیں۔ اللہ پاک حفظ و اَمان میں رکھے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:102)

اسلامی بہنوں کا(WhatsApp)اِستعمال کرنا کیسا؟

سوال کیا اسلامی بہنیں مَدَنی کاموں کی خاطر رابطہ کرنے کے لیے(WhatsApp)پر صَوتی پیغام دے سکتی ہیں؟

جواب اسلامی بہنیں ضَرورتاً رابطے کے لیے (Message) کا اِستعمال کریں۔ کسی بھی اسلامی بہن کو(WhatsApp)پر صَوتی پیغام(AudioMessage)دینے کی مَدَنی مَرکز کی طرف سے اِجازت نہیں، حتّٰی کہ اگر سامنے والی بھی اسلامی بہن ہو جب بھی اپنی آواز میں پیغام ریکارڈ کر کے نہ بھیجیں۔ اس لیے کہ یہاں یہ اندیشہ موجود ہے کہ اس اسلامی بہن کے گھر کے مَردوں تک یہ آواز پہنچ جائے۔ اسلامی بہنوں کو تو ویسے بھی سوشل میڈیا سے دُور ہی رہنا چاہیے بلکہ اسلامی بھائی بھی بقدرِ ضَرورت اور مُحتاط اَنداز میں ہی اِستعمال کریں۔ اس لیے کہ سوشل میڈیا کے ذَریعے بڑے بڑے پَردہ داروں کے پَردے فاش ہو جاتے ہیں۔ کوئی مُعزَّز آدمی اپنی نجی مجلس میں خوش طبعی کے طور پر یا ویسے ہی کوئی بات کہہ دیتا ہے لیکن سوشل میڈیا میں آنے کے بعد وہی معمولی بات طوفان کا رُوپ دھار لیتی ہے اور پھر وہ عزت دار اپنی پگڑی اُچھلتے دیکھ کر ہکّا بکّا رہ جاتا ہے اور کر کچھ نہیں سکتا۔ بہر حال ہر ایک کو ہر بات سوچ سمجھ کر ہی کرنی چاہیے اس لیے کہ سوشل میڈیا پر ریکارڈنگ نہ بھی ہو جب بھی دو مَعصوم فرشتے یعنی کِراماً کاتبین تو ہر ایک کا قول و فعل لکھ ہی رہے ہیں۔(1)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:9)

---

(1)... جیسا کہ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَۙ(۱۰) كِرَامًا كَاتِبِیْنَۙ(۱۱) یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ(۱۲)
(پ30، الانفطار:10تا12)"ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔"

www.dawateislami.net

بچّی کا نام ”عَجْوَہ“ رکھنا کیسا؟

سوال بچّی کا نام ”عَجْوَہ“ رکھنا کیسا ہے؟

جواب ”عَجْوَہ“ مدینے پاک بلکہ دُنیا کی سب سے اَعلیٰ کھجور ہے، اِس نسبت سے نام رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:102)

دُولہا دُلہن کا ایک دوسرے کے تحائف اِستعمال کرنا کیسا؟

سوال شادی کے موقع پر دُولھا یا دُلہن کو جو تحائف ملتے ہیں کیا اُن پر دونوں کا حق ہوتا ہے؟ یا جسے تحفہ مِلا تھا صرف اُسی کا حق ہوتا ہے؟

جواب جس کو تحفہ مِلا ہے وہی تحفے کا مالِک ہے، (فتاویٰ ہندیہ، 2/301 ماخوذاً) اُس کی اِجازت کے بغیر وہ چیز اِستعمال نہیں کرسکتے۔ البتہ اگر ایک دوسرے کو خوشی خوشی دینا چاہیں تو منع نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:105)

میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ حُسنِ ظَنّ رکھیں

سوال میں اپنی بیوی پر بہت شک کرتا ہوں، حالانکہ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اِس کا کوئی حل بتادیجئے۔ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب اگر یہ شک بدگمانی کی حد تک ہے اور دوسروں کے سامنے اِس کا اِظہار بھی ہوجاتا ہے تو توبہ فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 13/614 ماخوذاً، بہارِ شریعت، 3/538، حصّہ:16 ماخوذاً) بدگمانی، دل کی غیبت ہوتی ہے۔ (احیاء العلوم، 2/221، احیاء العلوم (مترجم)، 2/642) اگر صرف شک پیدا ہوتا ہے اور اُس کو آدمی ٹالتا رہتا ہے تو اُس پر کوئی گُناہ نہیں ہے۔ (عمدۃ القاری، 14/96، تحت الحدیث:5143) بدگمانی سے بچنا ہی ہوگا، کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: ”حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی مسلمان کے بارے میں اچھا گمان اچّھی عبادتوں میں سے ہے۔“ (ابوداؤد، 4/387، حدیث:4993) اِس لئے اچھا گمان رکھنا ہی پڑے گا، یہ لازِم ہے۔ بلکہ اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رحمۃ

اللہ علیہ فرماتے ہیں: مؤمن کے معاملے کو اچھے پہلو پر محمول کرنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/ 324 ماخوذاً) یعنی مسلمان کی کسی بات پر گناہ بھرا پہلو گھسیٹ کر نہیں لانا چاہیے، بلکہ لازِم ہے کہ اچھا پہلو تلاش کرے اور اگر اچھا پہلو ملتا ہے تو اُسی کو OK کرے۔

بُخاری شریف میں حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ علیہ السّلام کی ایک حکایت ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: "حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے کسی کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: اے آدمی! تو نے چوری نہیں کی؟ اُس نے کہا: وَاللّٰہ (یعنی اللہ کی قسم)! میں نے چوری نہیں کی۔ جب اُس شخص نے قسم کھائی تو آپ پر خوفِ خدا کا غلبہ ہو گیا اور آپ نے فرمایا: میری آنکھوں نے دھوکا کھایا ہے۔" (بخاری، 2/ 458، حدیث: 3444 ماخوذاً)

یہ کتنا بڑا کمال مُعاملہ ہے کہ ایک مؤمن خدا کی قسم کھا رہا ہے تو پھر میں کیسے کہہ دوں کہ "تو جھوٹی قسم کھا رہا ہے۔" اِس میں ہمارے لئے درس ہے کہ جتنا ہو سکے حُسنِ ظنّ ہی رکھنا ہے۔ مثلاً ہم نے کسی کو 100 کا گرا ہوا نوٹ اُٹھاتے ہوئے دیکھا، تو یہ سوچنے کے بجائے کہ "یہ چوری کر رہا ہے" یہ سوچیں کہ "اُسی کا ہو گا اور گر گیا ہو گا۔" اگر حُسنِ ظنّ کا پہلو نکل سکتا ہے تو نِکالا جائے۔

مؤمن کے بارے میں اچھا گمان قائم کرنا چاہیے اور میاں بیوی کو تو اچھا گمان رکھنے کی زیادہ ضرورت ہے کہ تب ہی گھر چلے گا، ورنہ گھر ٹوٹ جائے گا، کیونکہ شک کی بنیاد پر طلاق ہو جاتی ہے۔ میں نے ایسا دیکھا ہے۔ ایک شخص تھا، اُسے بھی اپنی بیوی پر بڑا شک تھا، اُس کے بھائی نے مجھے اُس سے ملوایا، میں نے اُسے بہت سمجھایا، لیکن وہ بولا کہ میرا شک ختم ہی نہیں ہوتا۔ بالآخر اُس نے بے چاری کو تین طلاقیں دے دیں۔ اگر وہ واقعی کچھ غلط کر بھی رہی ہے تو اِس بارے میں قیامت کے دِن آپ سے تو نہیں پُوچھا جائے گا۔ آپ تو حُسنِ ظن ہی رکھیں۔ اگر بیوی بالکنی میں کھڑی ہوئی ہے تو یہ بدگمانی کیوں کر رہے ہیں کہ "سامنے

والے گھر میں جو رہتا ہے اُس سے نظر بازی کرتی ہے یا اُس سے اِس کی ترکیب بنی ہوئی ہے" حالانکہ اُس بے چاری کو اِس بات کا پتا بھی نہیں ہوگا۔ اِسی طرح بیوی بھی شوہر کے بارے میں بدگمانی نہ کرے کہ "یہ فلاں سے ترکیب کرتا ہے، فون پر لمبی لمبی باتیں اُسی سے کرتا ہے، اُس چڑیل سے اِس کا رابطہ ہے، اُسی سے لگا رہتا ہے۔" اب جس بے چاری کو یہ چڑیل کہہ رہی ہے اُس کو خواب میں بھی پتا نہیں ہوتا۔ شوہر اپنے کسی دوست سے کوئی کاروباری بات کر رہا ہوتا ہے اور یہ سمجھ رہی ہے کہ اُس سے بات کر رہا ہے۔ اِس طرح شیطان لڑائیاں کرواتا ہے۔

مجھے ایک رِوایت یاد آرہی ہے جس کا مضمون کچھ یُوں ہے کہ "شیطان اپنا تخت دریا پر بچھاتا ہے، اُس کے چیلے جمع ہوتے ہیں، پھر وہ پوچھتا ہے کہ تم نے کیا کیا؟ کوئی کہتا ہے کہ شراب پلوادی، کوئی کہتا ہے کہ جھوٹ بلوادیا۔ پھر ایک کہتا ہے کہ میں نے میاں بیوی میں جُدائی کروادی۔ یہ سُن کر شیطان اُٹھتا ہے اور عزّت کے ساتھ اُسے اپنے برابر میں تخت پر بٹھا کر کہتا ہے کہ کام تو بس تو نے کیا ہے۔" (مسلم، ص1158، حدیث:7106 ماخوذاً) یُوں شیطان اُس سے خوش ہوتا ہے۔ جس کو جو چیز پسند ہوتی ہے وہ اُس کو پانے کے لئے زیادہ کوشش بھی کرتا ہے۔ آپ کو جو کچھ پسند ہے آپ ضرور چاہیں گے کہ وہ مجھے مِل جائے اور اُس کے لئے کوشش بھی کریں گے۔ شیطان کو پسند ہے کہ میاں بیوی لڑ پڑیں اور اُن میں طلاق ہو جائے۔ اِس کے لئے پہلے گُناہوں اور غیبتوں کے دروازے کھلتے ہیں، میاں بیوی ایک دوسرے کے جانی دشمن بنتے ہیں اور پھر طلاق ہو جاتی ہے۔ آپ اپنے ذہن سے شک بالکل نکال دیں اور بیوی کے لئے دُعا کریں۔ یہ ذہن بنالیں کہ میری بیوی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اچھی ہے، کیونکہ وہ اللہ کا نام لیتی ہے اور نَماز پڑھتی ہے۔ بالفرض نَماز نہیں بھی پڑھتی تو کم از کم مسلمان تو ہے۔ آپ کوشش کر کے اُسے نمازوں میں لگا دیں اور خود بھی نَماز پڑھیں، یُوں نیکیاں کریں

www.dawateislami.net

اور آپس میں پیار محبّت سے رہیں، ورنہ اس طرح اَولاد بھی تباہ ہو جاتی ہے اور جب گھر ٹوٹتا ہے تو وہ دربدر بھی ہو جاتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں جھگڑوں سے بچائے اور کاش! سب مسلمانوں کے گھر امن کے گہوارے بن جائیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:105)

اپنی زوجہ سے اچھا سُلوک کیجیے

سوال اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ نَرمی کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں تم "زَن مُرید" بن گئے ہو اس کا کیا حَل ہے؟

جواب اگر کوئی شخص خوفِ خدا کے باعث اپنی زوجہ سے خوش اَخلاقی کے ساتھ پیش آتا ہے یا اس سے نَرم برتاؤ کرتا ہے اور لوگ اسے "زَن مُرید" ہونے کا طعنہ دیتے ہیں تو یقیناً یہ اس کی دِل آزاری کا سبب ہو گا۔ لیکن شوہر کو چاہیے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک جاری رکھے لوگوں کے کچھ بھی کہنے پر دِل بَرداشتہ نہ ہو اور ہرگز اپنے رویے میں تبدیلی نہ لائے بلکہ مزید نَرمی کے ساتھ پیش آئے۔ فی زمانہ لوگوں کے انداز یکسر بدل چکے ہیں خُصُوصاً اپنی زوجہ کے ساتھ ان کا رویہ اِنتہائی ناگفتہ بہ ہوتا جارہا ہے۔ اس کے باوجود یہ لوگ اپنی زوجہ سے مُعافی مانگنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں، حالانکہ بیوی پر ظُلم کیا ہو تو مُعافی مانگنا واجب ہے۔ انہیں چاہیے کہ اپنی زوجہ سے مُعافی تلافی کرتے رہا کریں۔ یہ ضَروری نہیں کہ ظُلم کیا ہو گا تو ہی مُعافی مانگی جائے گی بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگ لی جائے تب بھی حَرَج نہیں بلکہ اِحتیاطی مُعافی مانگنا میاں بیوی کے دَرمیان محبت میں اِضافے کا سبب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا معمول ہے میں اِحتیاطی مُعافی مانگتا رہتا ہوں جیسے کوئی بڑی رات یا بڑا دن آتا ہے تو میں مُعافی تلافی کی تَرکیب بنالیتا ہوں اس سے ہرگز کسی کی شان میں کمی نہیں آتی اور نہ ہی کسی کی عزت کم ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:105)

کیا طلاق کا سوچنے سے طلاق ہو جاتی ہے؟

سوال: کیا طلاق کے بارے میں سوچنے سے طلاق ہو جاتی ہے؟
(Facebook کے ذریعے عبدُ الرشید کا سُوال)

جواب: جی نہیں، طلاق کا سوچنے سے طلاق نہیں ہوتی۔[1] طلاق کے مسائل کے متعلق مَدَنی مذاکرے میں سوالات نہ کئے جائیں، اس کے جوابات یہاں نہیں دیئے جاتے۔ بعض اوقات آدمی آٹی مار کر کچھ پُوچھ لیتا ہے اور جا کر کچھ کا کچھ کر دیتا ہے، اس لئے "دارُ الافتا اہلِ سنّت" فریقین کو بلاتا ہے اور دونوں کی سُن کر پھر طلاق کے تعلق سے فیصلہ دیتا ہے۔
(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، قسط:111)

شادی کے بعد شوہر کا نام اپنے نام کے ساتھ لگانا کیسا؟

سوال: کیا مُسلم خواتین شادی کے بعد والد کے نام کے بجائے شوہر کا نام اپنے نام کے ساتھ لگا سکتی ہیں؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اِس میں شرعاً حرج نہیں ہے، لیکن Risk (یعنی خطرہ) بڑا ہے کہ اگر گھر نہ چلا اور شوہر نے "One Two Three" کر دیا (یعنی طلاق دے دی) تو اب کس کا نام لگائے گی؟ اِس لئے باپ کا نام لگانے میں ہر صُورت میں عافیت ہے۔ آج کل تو عورت اپنے شوہر کے نام سے ہی پہچانی جاتی ہے کہ یہ مِسِز فُلاں ہے۔ اگر شوہر نے "One Two Three" کر دیا تو مِسِز کیسے کہے گی؟ بلکہ پھر تو اس کے نام سے نفرت ہو جائے گی جبکہ باپ باپ ہی رہتا ہے اور اس سے نفرت بھی نہیں ہوتی۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:111)

میک اَپ کیا ہوا ہو تو وُضو ہو جاتا ہے؟

سوال: اگر میک اَپ کیا ہوا ہو تو وُضو ہو جاتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

---

[1] ... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دل میں طلاق دینے سے نہیں ہوتی جب تک زبان سے نہ کہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/381)

جواب اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کا جِرم یا تہہ جمی ہوئی ہے اور پانی اس کے نیچے نہیں بہتا تو وُضو نہیں ہو گا۔(فتاویٰ ہندیہ،1/5،مرآۃ المناجیح،6/175)اگر بالکل تیل کی طرح چپڑی ہوئی ہے جس کی تہہ نہیں ہے اور پانی بہہ جاتا ہے تو وُضو ہو جائے گا۔ اگر گھی کی تہہ جمی ہوئی ہے تو وُضو نہیں ہو گا، کیونکہ اس کے نیچے پانی نہیں بہے گا، البتہ اگر گھی بھی تیل کی طرح ہے اور جما ہوا نہیں ہے تو وُضو ہو جائے گا۔ کوئی ایسی چیز اعضائے وُضو پر نہیں ہونی چاہیے جس کا جسم ہو اور وہ اُکھڑتی ہو جیسے پپڑی اُکھڑتی ہے۔(فتاویٰ ہندیہ،1/5۔فتاویٰ رضویہ،1/289-290)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،قسط:111)

کیا گھر کی باتیں دوسروں کو بتانی چاہئیں؟

سوال کیا گھر کی باتیں دوسروں کو بتانی چاہئیں؟(ایک بچے کا سُوال)

جواب اچھے بچے گھر کی بات باہر نہیں کرتے اور دوسروں کے گھر کے حوالے سے سوالات بھی نہیں کرتے۔ اس طرح کے سوالات کے جواب میں بعض اوقات یا تو گھر کے پول کھلتے ہیں یا بندہ جھوٹ بولتا ہے۔ دونوں صورتوں میں نقصان ہے۔ اس لئے بغیر ضرورت سوالات نہیں کرنے چاہئیں۔ بعض لوگ طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں مثلاً:"بہنیں کتنی ہیں؟ بیٹیاں کتنی ہیں؟ بیٹے کتنے ہیں؟ شادی کس کس کی ہوئی ہے؟ بچے کس کس کے ہیں؟ شادی نہیں ہوئی تو کیوں نہیں ہوئی؟ کوشش کر رہے ہیں؟ عمر بڑی ہو گئی ہے جلدی شادیاں کرواؤ!" وغیرہ۔ اس طرح کے سوالات معاشرے میں بہت زیادہ کئے جاتے ہیں۔ عورتیں مل کر بیٹھیں گی تو ان کے الگ Topics(یعنی موضوعات)ہوں گے، مرد مل کر بیٹھیں گے تو ان کے الگ Topics ہوں گے۔ دوستوں کے الگ Topics ہوں گے اور بچوں کے الگ Topics ہوں گے۔ یوں مختلف Topics پر پنچائتیں کرتے رہتے ہیں اور سوالات پوچھتے رہتے ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ صرف کام کی بات کرنی چاہیے۔ قیامت کے دن ایک ایک لفظ کا حساب

ہو گا۔(تفسیر روح البیان، پ17، الانبیاء، تحت الآیۃ:47، 5/ 486ماخوذا) حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑی پیاری حکایت نقل کی ہے کہ ایک شخص تھا جس کے اپنی بیوی کے ساتھ مسائل تھے، اس کے دوست نے پوچھا کہ کیا مسئلہ ہے؟ اس نے جواب دیا ہے کہ گھر کی بات باہر کرنا اچھی بات نہیں ہے، یہ کمینہ پن ہے کہ بندہ میاں بیوی کی باتیں باہر کرے۔ جب میاں بیوی کا جھگڑا بڑھا تو بالآخر طلاق ہو گئی۔ اب اس کے دوست نے کہا کہ اب تو تمہاری طلاق ہو گئی ہے، اب تو بتاؤ! مسئلہ کیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ بھائی! وہ میرے لئے بالکل ایک غیر عورت ہو گئی ہے اور میں غیر عورتوں کے چکر میں نہیں پڑتا۔ یوں اس شخص نے اپنی جان چھڑائی۔(تفسیر نعیمی، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:229، 2/ 417ماخوذا) ایسے سمجھ دار آدمی اب معاشرے میں کتنے ہیں! یہاں تو گھر ٹوٹنے سے پہلے ہی ہزار غیبتیں، ہزار تہمتیں اور ہزار جھوٹ بولے جاتے ہیں، گناہوں کا سلسلہ الگ شروع ہو جاتا ہے جس کے بعد گھر ٹوٹتا ہے اور تباہی مچتی ہے۔ دونوں طرف سے اتنے گناہ کئے جاتے ہوں گے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ اللہ کریم ہم کو سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر سچی بات دوسروں کو بولنے کی بھی نہیں ہوتی، کیونکہ کسی میں واقعی عیب ہوتا ہے اور یہ بتانا سچ بھی کہلائے گا، لیکن اس میں عیب کھولنا پایا جائے گا جو گناہ کی صورت ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 21/ 162) اللہ پاک ہمیں اس سے بچنے کا بھی ذہن نصیب کرے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:112)

عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حِکمت

سوال دورانِ سَعی مِیلَیْنِ اَخْضَرَیْن میں عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اِس میں کیا حِکمت ہے حالانکہ حضرتِ سَیِّدَتنا ہاجِرہ رضی اللہُ عنہا تو دوڑی تھیں؟

جواب حضرتِ سَیِّدَتنا ہاجِرہ رضی اللہُ عنہا بے قراری اور اِضطراب کے سبب دوڑی تھیں اور اللہ پاک کے کَرم سے ان کی یہ اَدا صِرف مَردوں کے لیے باقی رکھی گئی اور عورتوں کو اس

www.dawateislami.net

سے مُستَثنٰی قرار دیا گیا۔ عورتیں چونکہ عام طور پر کمزور ہوتی ہیں شاید اس لیے انہیں دوڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اگرچہ میں نے عورتوں کے نہ دوڑنے کی حکمتیں کسی کتاب میں نہیں پڑھیں مگر ایک حِکمت پردہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اگر عورتیں دوڑیں گی تو اُن کے اَعضاء ہلیں گے جس کے باعث مَعاذَ اللہ غیر مَردوں کے لیے بدنگاہی کا سامان ہو گا۔ یاد رَکھیے! شَریعت کا کوئی بھی حکم حِکمت سے خالی نہیں ہوتا اور سب سے بڑی حکمت اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دینا ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:8)

اسلامی بہنوں کو اپنی ID بنانا کیسا؟

سوال کئی عورتیں انٹرنیٹ پر بِنتِ عطّار اور کنیزِ عطّار وغیرہ ناموں سے اپنی فیس بک ID اور پیج بناتی ہیں جس کے باعث کئی غَلَط رابطے قائم ہو جاتے ہوں گے کیا اُن کا ایسا کرنا دُرست ہے؟

جواب عورتوں کو سورۂ نُور کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے (فتاویٰ رضویہ، 24/455) اور سُورۂ یُوسُف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے کہ اِس میں ایک عورت کے مکر کا ذِکر ہے۔

چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابِت ہے کہ لڑکیوں کو سُورۂ یوسُف کا ترجمہ (وتفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مَکرِ زناں (یعنی عورتوں کے دھوکا دینے) کا ذِکر فرمایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/455)

جب عورتوں کو قرآنِ کریم کی سُورۂ یُوسُف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے تو فیس بُک چلانے کی اِجازت کس طرح دی جا سکتی ہے کہ جہاں بے حیائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ عورتوں کو تو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ میری ایک ہی بیٹی ہے شاید ہی اُس کا نام حاضرین میں کسی اسلامی بھائی کو معلوم ہو کیونکہ میں اُس کا نام لیتا ہی نہیں۔ بعض لوگ دھڑلّے سے کُھلے

عام اپنی بہو بیٹیوں کے نام لیتے ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ جب میں کسی کے سامنے اپنی بیٹی کا نام لینا پسند نہیں کرتا تو پھر اُس کے نام کا پیج کس طرح پسند کر سکتا ہوں جو عام طور پر بہت ساری خرابیوں اور گناہوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور جس میں تصویریں، آوازیں اور نہ جانے کیا کیا ڈالا جاتا ہو گا۔ بہر حال اگر کوئی ”بِنتِ عطّار“ کے نام سے پیج کھول کر یہ ظاہر کرنا چاہتی ہو کہ وہ ”بِنتِ عطّار“ یعنی عطّار کی حقیقی بیٹی ہے تب تو یہ حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیثِ پاک میں اس پر لعنت کی گئی ہے۔[1] نیز اگر لوگوں کو دھوکا دینے کی نیت سے ”بِنتِ عطّار“ کے نام سے پیج کھولا کہ لوگ دھوکے سے اس پیج کو دیکھیں تو اس صورت میں جھوٹ اور دھوکے کے گناہ سے بھی توبہ کرنا واجب ہے۔

جو اسلامی بہنیں اپنے نام کے ساتھ عطّاریہ، قادریہ اور رضویہ لکھ کر آئی ڈی بنائیں یا پیج چلائیں میری طرف سے اُن کی نہ پذیرائی ہے اور نہ ہی حوصلہ افزائی۔ جو اسلامی بہنیں واقعی عطّاریہ ہیں اور جن کے خمیر میں عطّاریت شامل ہے انہیں میری طرف سے پیج چلانے کی اِجازت ہی نہیں بلکہ اگر عطّاریہ نہ بھی ہو جو بھی مجھ سے عقیدت و محبت رکھنے والی میری مسلمان مَدَنی بیٹی ہے وہ پیج نہ چلائے۔ لفظِ ”عورت“ کے لُغوی معنیٰ ہی چھپانے کی چیز ہیں لہٰذا عورت کے لیے چادر اور چار دیواری ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلاضَرورت سُنانے کی اِجازت نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/ 552، حصہ: 3) لہٰذا سَج دَھج کر پیج پر آنا اور گلیوں بازاروں میں گھومنا باحیا عورتوں کا کام نہیں۔ اسلامی بہنوں سے میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ یہ کسی کے پیج کو لائک بھی نہ کریں کہ یہ نالائقی ہے۔ انٹرنیٹ چلانا اور سوشل میڈیا کی طرف جانا اسلامی بہنوں کا کام ہی نہیں لہٰذا جتنا ہو سکے اس سے بچیں۔

---

1 . . . حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے یا کسی غیر والی (یعنی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور) کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اس پر اللہ پاک، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ پاک قیامت کے دِن اُس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی کوئی نفل۔ (مسلم، ص546، حدیث:3327)

www.dawateislami.net

دُعائے عطّار

یَااللہ! جو بھی میری مَدَنی بیٹی اپنا پیچ بند کر دے اور جو اپنا پیچ کھولنے کا سوچ رہی ہے وہ اس سے باز رہے اور جو پہلے سے ہی باز ہے اِن سب کو بے حساب مغفرت سے نواز کر جنّتُ الفردوس میں خاتونِ جنّت، بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کا پڑوس نصیب فرما۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:8)

عورت کے لیے طواف کی احتیاطیں

سوال دَورانِ طَواف بعض عورتوں کا مَردوں سے اِختلاط سے بچنے کا ذہن نہیں ہوتا، اِس کا حل اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب دَورانِ طواف بعض عورتیں بڑی بے باکی کے ساتھ مَردوں کے دَرمیان گھس جاتی اور انہیں دھکے مارتے ہوئے آگے نکل جاتی ہیں۔ایسا وہی عورتیں کرتی ہیں جن کا غیر مَردوں سے جسم چھو جانے سے بچنے کا بالکل ذہن نہیں ہوتا۔ایسی تمام خَواتین کو اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سودہ رضی اللہ عنہا کے مبارک اَنداز سے سبق حاصِل کرنا چاہیے چنانچہ

اُمُّ المومنین کا بے مثال پَردہ

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سودہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے حج بھی کر لیا ہے اور عمرہ بھی۔ اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں۔ خُدا کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔راوی کا بیان ہے: بخدا! وہ اپنے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ رضی اللہ عنہا کا جنازہ ہی نکالا گیا۔ (در منثور، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 33، 6/599) دیکھا آپ نے اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سودہ رضی اللہ عنہا کی کیسی مبارک سوچ تھی کہ ایک مرتبہ فرض حج کرنے کے بعد صِرف پَردے کی وجہ سے نفلی حج نہیں فرمایا حالانکہ اُس وقت آج کی طرح

www.dawateislami.net

بھیڑ نہیں ہوتی تھی۔ لہٰذا اسلامی بہنوں کو چاہیے حَرَمَیْن طَیِّبَیْن میں پَردہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر جگہ اپنے پَردے کو یقینی بنائیں۔ طواف میں بھی حتی الامکان مَردوں کے ساتھ ٹکرانے سے خود کو بچائیں۔ حالتِ اِحرام میں عورتوں کے لیے اپنا چہرہ کُھلا رکھنا ضَروری ہوتا ہے لیکن پَردہ پھر بھی کرنا ہوگا۔ لہٰذا کسی کتاب یا گتّے وغیرہ کی آڑ کرکے اپنے چہرے کو چھپائیں۔ بعض اسلامی بہنیں ایسی ٹوپی (Cap) پہنتی ہیں جس کے آگے کپڑا لٹکا ہوتا ہے، اس سے بھی پَردہ تو ہو جائے گا لیکن اس میں یہ مسئلہ ہے کہ پسینا پونچھتے وقت یا ہوا چلنے کی وجہ سے وہ کپڑا جب جب چہرے سے چپکے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔ لہٰذا اس پریشانی سے بچنے کے لیے گتّے یا کتاب وغیرہ کی آڑ سے چہرہ چھپانا بہتر ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:8)

کیا میاں بیوی جنت میں یکجا ہوں گے؟

سوال کیا میاں بیوی دونوں جنت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب جی ہاں! اگر میاں بیوی کا خاتمہ اِیمان پر ہوا تو یہ دونوں جنت میں ساتھ رہیں گے۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، ص462) اگر ان میں سے کسی کا مَعاذَ اللہ ایمان سَلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو جنت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنتی سے نکاح ہو جائے گا۔ جنت میں جانے والے کو اپنے دوسرے فریق کے بچھڑنے کا کوئی غم و صدمہ بھی نہیں ہوگا کیونکہ جنت غم اور صَدمے کا مقام نہیں۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:8)

”10 بیبیوں کی کہانی“ کی شَرعی حیثیت

سوال اگر کسی نے منت مانی کہ میرا فُلاں کام ہو جائے تو میں 10 بیبیوں کی کہانی پڑھواؤں گی، تو ان سے کہا جائے کہ یہ منت پوری کرنا ضَروری نہیں ہے یہ کہانیاں مَن گھڑت ہیں ان کی جگہ قرآن شریف کا ختم کروالیں یا چند قرآنی سورتیں پڑھوالیں تو وہ کہتی ہیں کہ

www.dawateislami.net

میں نے منت مانی ہے اگر پوری نہ کی تو دِل میں طرح طرح کے وَسوسے آئیں گے، ان کو کس طرح سمجھایا جائے؟

جواب شرعی مسئلہ ہے کہ اگر کسی ناجائز کام کی منت مانی تو اسے پورا کرنا بھی ناجائز ہے اس کو پورا نہیں کیا جائے گا۔(بدائع الصنائع،4/227)لہٰذا "10 بیبیوں کی کہانی" سننے یا پڑھنے کی منت مانی تو اس کی جگہ سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنا بھی ضَروری نہیں ہو گا۔ ہاں! اگر کوئی پڑھتا ہے تو اچھی بات ہے البتہ 10 بیبیوں کی کہانی کی مانی ہوئی منت پوری نہ کی جائے۔ اگر کوئی اس طرح منت مانے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو آج عشا کی نماز نہیں پڑھوں گا تو ظاہر ہے یہ منت پوری کرنا اس پر واجب نہیں ہو گا بلکہ ایسی منت ماننا ہی ناجائز ہو گا کیونکہ اس منت کو پورا کرنے کے لیے عشا کی نماز چھوڑنا ہو گی جس کی وجہ سے بندہ گناہ گار ہو گا۔ بہر حال "10 بیبیوں کی کہانی، شہزادے کا سر اور جنابِ سیدہ کی کہانی" یہ سب مَن گھڑت ہیں ان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، ان کا پڑھنا اور ان کی منت ماننا ناجائز ہے۔ اگر کچھ پڑھنا ہے تو یٰسٓ شریف پڑھ لی جائے اس میں بھی اتنا ہی وقت لگے گا جو ان کہانیوں میں لگتا ہے بلکہ اس سے بھی کم وقت لگے گا، پھر اس کی برکتیں بھی ہیں اور فَضائل بھی۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک بار یٰسٓ شریف پڑھنے پر 10 قرآنِ پاک کا ثواب ملتا ہے۔(ترمذی،4/406،حدیث:2896) معلومات کی کمی کی وجہ سے اِن کہانیوں کا رواج پڑا ہے پھر یہ ذہنوں میں نقش بھی ہوگئی ہیں انہیں چھوڑنا بڑا دُشوار ہے لیکن ہم سمجھا ہی سکتے ہیں ڈنڈا لے کر مَنوا نہیں سکتے۔ سائل نے سمجھانے کی کوشش کی بہت اچھا کیا کہ سمجھا کر اپنا فرض پورا کر دیا، یہ ضَروری نہیں ہے کہ سامنے والے کو مَنوا کر ہی چھوڑیں، بس ان کے حق میں دُعا کرتے رہیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:61)

کیا شوہر کی اِجازت کے بغیر بیوی گھر سے جا سکتی ہے؟

سوال کیا عورت کا اپنے شوہر کی اِجازت کے بغیر کہیں جانا جائز ہے؟ اگر اسے روکا جائے

www.dawateislami.net

تو وہ کہتی ہے کہ میں نے حقِ مہر مُعاف کر دیا تھا، اس لیے اِجازت لینا ضَروری نہیں ہے، اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب عورت کو (بِلا عُذرِ شرعی) بغیر اِجازت گھر سے نکلنے کی شرعاً اِجازت نہیں ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) عورت ہفتے میں ایک مَرتبہ اپنے والدین سے ملنے کے لیے جا سکتی ہے اِس میں شرعاً شوہر کی اِجازت لینا ضَروری نہیں ہے لیکن پھر بھی بہتر یہی ہے کہ شوہر کی اِجازت سے ہی جائے۔ اِسی طرح محارم یعنی قریبی رِشتہ دار جیسے بھائی بہن وغیرہ سے سال میں ایک مَرتبہ شوہر کی اِجازت کے بغیر ملنے جا سکتی ہے لیکن اِجازت لے کر ہی جانا چاہیے تاکہ گھر کا ماحول اچھا رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 13/478)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:71)

عورت کی آنکھ پھڑکنے سے شگون لینا کیسا؟

سوال جب عورت کی سیدھی یا اُلٹی آنکھ پھڑکے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب (مَرد یا عورت کسی کی بھی) سیدھی یا اُلٹی آنکھ پھڑکنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ عوام کی باتیں ہیں کہ اُلٹی آنکھ پھڑکنے میں بدشگونی اور بُری فال لیتے ہیں حالانکہ بُری فال لینا ناجائز ہے۔[1] مزید معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی 128 صفحات پر مشتمل کتاب "بدشگونی" کا مُطالعہ کیجیے۔ اِس کتاب میں اتنی معلومات ہیں کہ اسے پڑھنے کے بعد آپ کی آنکھیں کُھل جائیں گی اور آپ حیران رہ جائیں گے کہ ابھی تک یہ مَسائل مجھے معلوم ہی نہیں تھے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:32)

دُولہا دُلہن کے سلامی لینے کی جائز اور ناجائز صورت

سوال کیا دُولہا دُلہن کا اکٹھے بیٹھ کر رِشتے داروں سے سلامی لینا جائز ہے جبکہ اس دَوران

1... بدشگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُستحب ہے۔ (حدیقہ ندیہ، 3/175-179)

موویز اور تصاویر بھی بنتی ہیں اور دُولہا دُلہن غیر محرم سے بھی سلامی لیتے ہیں؟

جواب سُوال میں جو صورت پوچھی گئی ہے یہ تو ناجائز ہے کہ نامحرم وہاں موجود ہیں اور دُولہا دُلہن ان سے مل کر سلامی لے رہے ہوتے ہیں۔ دُلہن نامحرم مَردوں کے سامنے ہو اور دُولہا کے سامنے نامحرم عورتیں ہوں اور یہ آپس میں لین دین، مذاق مسخری کر رہے ہوں، بدنگاہی کا ماحول ہو اور میوزک بھی چل رہا ہو تو اس طرح کا ماحول بنانا گناہ ہے۔ ہاں اگر صرف گھر کے محارم مثلاً ماں بہنیں بیٹھی ہیں اور تحائف کا لین دین ہو رہا ہے اور وہاں کوئی نامحرم نہیں اور نہ ہی گانے باجے وغیرہ کوئی بے ہودہ حرکت ہو تو پھر جائز ہے۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:32)

نامحرم کی چھینک اور سلام کا جواب دینے کی صورتیں

سوال اگر کسی نامحرم کو چھینک آئے تو کیا اس کا جواب دینا چاہیے؟ (سیالکوٹ سے سُوال)

جواب بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 477 پر ہے: عورت کو اگر چھینک آئی اگر وہ بوڑھی ہے تو مَرد اس کا جواب دے، اگر جوان ہے تو اِس طرح جواب دے کہ وہ نہ سُنے، مَرد کو چھینک آئی اور عورت نے جواب دیا اگر جوان ہے تو مَرد اس کا جواب اپنے دِل میں دے اور بوڑھی ہے تو زور سے جواب دے سکتا ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 5/326) اِسی میں صفحہ 461 پر ہے: مَرد اور عورت کی مُلاقات ہو تو مَرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اَجنبیہ نے یعنی نامحرم عورت نے مَرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اِس طرح جواب دے کہ وہ بھی سُنے اور وہ جوان ہو تو اِس طرح جواب دے کہ وہ نہ سُنے۔ (فتاویٰ خانیہ، 2/377) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:32)

حُسنِ اخلاق کا زیادہ حقدار کون؟

ایک شخص رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے حُسنِ اخلاق کا زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے دوبارہ عرض کی: اس کے بعد کون؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ تیسری بار عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پھر عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا باپ۔

(بخاری، 4/93، حدیث: 5971)

978-969-722-197-4
01082205

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 | 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net